



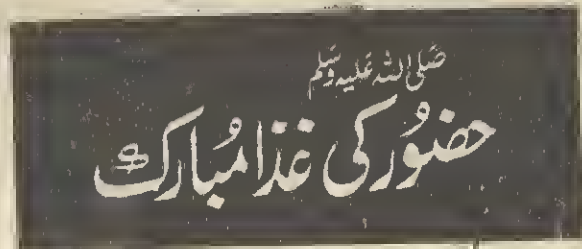
حضورِ رسالت کی غذا
اور
لباسِ مبارک

مولانا محمد رفیع مسلمان صاحب مدظلہ



شہزاد امپریئم
پریس، راجہ بازار، لاہور
ایسٹنٹ پبلشرز

مولانا محمد رمضان چشتی شاہ پوری



الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين
الصلاة والسلام على رسوله الكريم وآله و
اصحابه اجمعين -

اما بعد تاجدار انبیاء احمد محبتی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول
وفعل امت کے لئے زندگی کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ یہ وہ دستور ہے جسے قرآنی
اصطلاح میں صراط مستقیم قرار دیا گیا ہے، نیز یہ وہ ضابطہ حیات ہے جو زندگی
کے ہر شعبہ کو محیط ہے، بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ دستور محمدی اسلام کی روح
رواں ہے، اسلام کے ہر پہلو اسی کی بدولت آجا کر اور کار آمد ہیں جو کچھ بھی
کائنات میں ہے سب آپ ہی کی بدولت ہے، اور آپ ہی کی جلوہ نمائی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں پیش آنے والے واقعات اور زندگی
میں ظاہر ہونے والے افعال و اقوال امت کے لئے سرمایہ دارین ہیں، ہماری کاپی ہے
کارا اسی میں ہی وابستہ ہے، بہت خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں قائم و دائم کیا اور اس
پر پوری طرح عمل پیرا ہوا، اگرچہ اس تعلیمات کے قیام کے لئے اس نے بے انتہا
مصائب و آلام بھی برداشت کیوں نہ کئے ہوں۔

غذائی ضرورت

نقہ پانے اس بات کی تصریح کی ہے کہ بعض صورتوں میں کھانا، کھانا فرض ہے۔ نیز اس پر ثواب بھی ہے اور چھوڑنے پر عذاب بھی۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ اگر جھوک کا اتنا غلبہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اگر نہیں کھایا تو زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا تو اس قدر کھانا جس سے زندگی بچ جائے فرض ہے۔ اگر نہ کھایا اور مر گیا تو عذاب ہے۔ اس قدر کھانا جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی پورے مشغول و خضوع سے ہو سکے، اگر روزہ بھی رکھنا چاہے تو رک سکے۔ اس قدر کھالینا ضروری ہے اور اس پر ثواب بھی ہے۔ علاوہ ازیں خوب سیر ہو کر مثل جانوروں کے کھانا درست نہیں بلکہ یہ رو بہ پیٹ پرستی اور نفس پرستی کے مترادف ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا۔ بلکہ آپ نے خوب سیر ہو کر کھانے کو منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس سے نفسانی قوت زیادہ طاقتور ہوتی ہے اور روحانی قوت مردہ ہوتی ہے۔ نیز نیند زیادہ آنی کی وجہ سے نمازوں کے قضا ہونے کا بھی خطرہ ہے۔ اسی طرح قوت نفسانی کے غلبے کی وجہ سے انسان بے شمار امراض گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

کھانے کا عسٹون طریقہ

حضور علیہ السلام کی عادت تھی کہ آپ اپنے ہاتھ کی تین انگلیاں سے کھانا کھایا کرتے تھے، انگوٹھا، انگوٹھی اور بیچ کی انگلی، کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھوئے، کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتے، اور اگر وہاں کوئی اور موجود ہوتا تو اسے بھی کھانے میں شریک کر لیتے، اسی طرح

آپ کھانا دسترخوان پر کھاتے اور اپنے آگے سے کھاتے۔ آپ آہستہ آہستہ اور چپا چپا کر چھوٹے لقمے کھاتے، نہ تو آپ کھانے کو براکتے اور نہ اس میں کسی قسم کا عیب نکالتے۔ کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹ لیتے اور سالن والے برتن کو بھی انگلی سے صاف کر لیتے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ اگر کھانا کھانے کوئی ذرہ گر جاتا تو آپ اٹھا کر کھا لیتے اور فراتے یہ بھی اسی کھانے کا حصہ ہے جس سے تم نے کھا یا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اٹھ کر کھانا کھایا ہے نہ لیٹ کر نہ تکیہ لگا کر آپ اس طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے کہ اگر اٹھنے کی ضرورت محسوس ہو تو فوراً گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں گے۔ نیز آپ گرم کھانا نہیں کھاتے تھے بلکہ ٹھنڈا کر کے کھاتے اور فرماتے کہ کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔ آپ کھانا بڑے احترام اور سکون سے تناول فرماتے تھے آپ کے طریقہ سے نعمت خداوندی کے شکرانے کے انداز دکھائی دیتے تھے۔

حضور کی پسندیدہ غذا میں

اگرچہ اشیاء اور قیامت کی وجہ سے ہر ملک اور لایز کھانے کبھی نصیب نہیں ہوئے مگر آپ کو بعض کھانے بہت مرغوب تھے، جن میں آپ کمال شوق سے تناول فرماتے، بلکہ کبھی کبھار صحابہ کرام کے سامنے بھی اس کا اظہار فرما دیا کرتے۔ پسندیدہ چیزوں میں بعض کے نام یہ ہیں، سرکہ، شہد، حلوا، روغن زیتون، اکرو، گوشت وغیرہ، مگر خصوصیت سے آپ کی محبوب غذا

تھی۔ اگر کہیں سالن میں کدو ہوتا تو آپ پیالے میں اسکی قاشین انگلیوں سے تلاش کر کے کھاتے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کبھی کسی کے ہاں جانا ہوتا اور خواہش ہوتی تو گھر والوں سے کھانا طلب بھی کر لیا کرتے تھے۔ اگر مل گیا تو کھالیا نہیں ملا تو ماشاء اللہ۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما ہوئے، آپ نے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ انہی نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس وقت گھر میں صرف سرکہ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ نادار نہیں ہے۔ بلکہ یہ سالن کی جگہ کافی ہے۔

حیض اہل عرب کی پسندیدہ غذا میں سے تھا اور اسے بڑے شوق سے کھاتے تھے۔ یہ نگھی میں پنیر اور کھجور ڈال کر تیار کیا جاتا تھا۔ بعض محدثین نے اسکی تیاری کے اور اجزاء بھی بتائے ہیں اور نام بھی مختلف۔ غرضیکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حیض بہت پسند تھا اور آپ اسے شوق سے کھاتے تھے۔

گوشت گوشت کی تعریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد روایات منقول ہیں، اگرچہ بعض محدثین نے انکی اسناد پر قیل وقال کی ہے؛ مگر تاہم وہ کتب احادیث میں منقول ہیں، جیسے آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ گوشت طعاموں کا سردار ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ منقول ہے کہ دنیا اور آخرت والوں کے لئے گوشت کھانے کا سردار ہے وغیرہ۔

دیکھو گوشت کے علاوہ آپ کو چند اجزاء خالص طریقہ پر پسند تھے جیسے دست، پٹ، نہ دو لون جگھوں کے گوشت اچھو محبوب ترین تھے۔ بعض محدثین نے اسکی پسندیدگی کی وجوہات بھی بیان کی ہیں۔

علاوہ ازیں تاجدار انبیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اور اقسام کے گوشت بھی تناول فرمائے ہیں مثلاً مرغ، بٹیر، دنبہ، اونٹ، بکری، بھیت، گورخ، خرگوش اور مچھلی اسی طرح آپ کو بھجنے ہوئے گوشت کے پارچے بھی بہت محبوب تھے، ان اشیاء کے میسر نہ ہونے پر آپ کھجور یا سرکے سے کھانا کھا لیتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

پانی، دودھ، شربت، حضور تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا پانی بے حد پسند تھا، آپ خالص دودھ بھی نوش فرما لیتے، یا اس میں پانی ملا کر پی لیتے، اور کبھی کبھار دودھ کی بھگی ہوئی روٹی بھی تناول فرما لیتے تھے۔

ایک بار آپ نے اپنے اس اشتیاق کا ذکر صحابہ کرام کے سامنے کیا تو ایک صحابی اپنے گھر گئے اور روٹی دودھ میں جھگو کر لایا، آپ نے پوچھا کہ دودھ کس برتن میں تھا؟ اس نے عرض کیا حضور رگوہ کے چڑے کی تھیلی میں تو آپ نے اسے نہ کھایا۔ نیز آپ کے کھانے کے برتنوں میں ایک لکڑی کا پیالہ بھی تھا۔ جو لوہے کے تاروں سے جڑا ہوا تھا۔ آپ پانی بٹیکر تین سالوں سے سیدھے ہاتھ میں برتن لے کر پیتے تھے اور سانس لیتے وقت برتن منہ سے ہٹا لیتے۔ پانی پینے کے بعد الحمد للہ فرماتے، پانی پیتے وقت چوسنے

کی آواز آیا کرتی تھی۔

تر بوز اور کھجور

ہادی دوران احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تر بوز بھی پسند تھا، آپ تر بوز اور کھجور ملا کر کھاتے کبھی اکیلا بھی کھاتے، اسی طرح لکڑیاں جو پتی اور نرم ہوتیں انہیں بھی آپ شوق سے کھاتے، ستویں آپ کو بہت پسند تھا، ستوا اور کھجور دونوں ملا کر بھی کھا لیتے۔ ام المومنین حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے نکاح کے وقت آپ نے دعوت ولیمہ میں مہمانوں کی خاطر تواضع کھجور اور ستو سے کی، اسی طرح آپ کھجور کو تھوڑی دیر پانی میں بھگو کر بھی کھاتے اور وہ پانی بھی پی لیتے۔

شرید اہل عرب کا یہ بھی پسندیدہ کھانا تھا۔ روٹی کے ٹکڑوں کو شریدے میں بھگو دیا جاتا ہے وہ نرم ہوتے تو اسے کھا لیتے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کو بھی شرید بہت پسند تھا۔ بلکہ آپ نے اس کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا، عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھاؤں پر شرید کی فضیلت ہے۔ (ابوداؤد) نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھاؤں میں پسندیدہ شرید، خضر اور شرید میں تھا، شرید خضر تو روٹی اور شوربے سے تیار کیا جاتا ہے اور شرید میں کھجور لگی اور روٹی سے بنایا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوگی روٹی جس کا آٹا چھانا نہ گیا ہو، پسند تھی۔ جو کا دلہ جو روغن میں پکایا جاتا ہے آپ کو بہت تھا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی مکھن اور زیتون کے نیل سے روٹی ترک کر کے اور چیر کر بھی کھائی ہے۔

کدو

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو بھی تناول فرمایا ہے اور اسے پسند بھی کیا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کو دیکھا تو مجھے کدو سے بہت محبت ہو گئی۔ (مسلم)

امام نووی فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ کدو سے محبت رکھیں اور اسے محبوب ترین غذا سمجھیں۔ اور بروہ چیز جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اسے بھی محبوب جانیں، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چغندر کو بھی جوگی روٹی کے ساتھ تناول فرمایا ہے۔

لیٹا

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیٹے (کو بھی پسند فرمایا ہے۔ جوہری کہتے ہیں کہ یہ غذا گوشت سے تیار کی جاتی ہے تیار کرنے کا طریقہ ہے۔ کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر پانی میں پکائے جائیں۔ جب نرم ہو جائیں تو آٹا ڈال کر پکایا جائے۔ بس غذا تیار ہو گئی۔

پھل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں میں سے خشک کھجور، تر کھجور اور گدڑی کھجور، تناول فرمائی ہے، نیز آپ نے (کبابت) بھی تناول فرمایا ہے (ہندی میں اسے پیلو کہتے ہیں) ساتھ ساتھ آپ نے کھجور کا

گودا بھی کھایا ہے، نیز کھجور کو پانی میں بھگو کر دوسری چیزوں سے ملا کر بھی کھایا ہے اور خربوزہ، تر بوز، گلکڑی، انگور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائے ہیں۔

میں برادران اسلام سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین غذاؤں کو بھی محبوب رکھیں اور جو طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے ہم بھی اس طریقہ پر عمل کریں،

از مسز زینہ شاہد پرنسپل پریٹی چلڈرن اکیڈمی کراچی

حضور کا لباس مبارک

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول
الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين

اما بعد - میرے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم میلاد پر شائع ہونے والے رسالہ کے لئے مضمون لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ کے لئے بھی مجھے اس سعادت کو حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

قرآن مجید میں لباس کی اہمیت

اولاد بنی آدم کے لئے اللہ تعالیٰ نے لباس کو زیب و زینت قرار دیا ہے جہاں لباس زیب و زینت ہے وہاں لباس انسان کے لئے اعزاز و اکرام کا سبب بھی ہے، نیز لباس انسان کے لئے وبائی امراض سے نجات پانے کا ذریعہ بھی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

۱) اے آدم کے بیٹو! ہم نے اتاری تم پر پوشاک جو ڈھانکے تمہارے ستر اور زینت کا سامان اور پرہیزگاری کا لباس یہ بہتر ہے۔ پٹ

۲) اے آدم کے بیٹو ہر نماز کے وقت اپنی زینت یعنی لباس کو اختیار کرو۔ لباس نماز میں فرض ہوا مرد کو کمر سے زانو تک ڈھکنا اور عورت کو سارا بدن، مگر لونڈی کو زانوں سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہے۔ وہ باریک کپڑا جس سے بال یا بدن نظر آئے ایسے کپڑے پہننا صحیح نہیں، بلکہ آداب شرع کے خلاف اور بے حیائی کے مترادف ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے لباس کی اہمیت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

۳) آپ فرمادیجئے کس نے اللہ تعالیٰ کی اس زینت کو جس کو اس نے بندوں کے لئے پیدا کیا منع کیا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر ارشاد ہے۔

۴) آپ فرمادیجئے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کی باتوں کو خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی منع کیا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد و باری ہے۔

۵) تمہارے رہیں (ستر) یعنی کسی کا ستر دیکھیں نہ اپنا دکھائیں اور خبر ہے جو کرتے ہیں کفر کی رسم، میں اس بات کی قید نہ تھی۔ پٹ

تمام مذکورہ قرآنی آیت سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ لباس انسانیت کی شخصیت کا آئینہ دار ہے، جس سے انسان اپنے ذوق کی تسکین، اور اپنے مقام و منصب کو اجاگر کرتا ہے۔ ساتھ ہی اپنی شخصیت کو نمودار کرنے کے لئے وہ مختلف رنگوں کے لباس زیب تن کرتا ہے۔ تاکہ اس کی حیثیت و شخصیت دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ نمودار ہو۔

یوں تو مختلف ادوار میں مختلف قوموں کے لباس اور ان کے انداز مختلف

رہے، اور زمانے کے ساتھ ساتھ لباس میں تبدیلیاں تیزی سے ہوتی رہیں لیکن جدید دور میں مغربی تہذیب کے گندے اثرات اس تیزی کے ساتھ مسلمانوں میں نمودار ہوئے جس کی مثال دنیا سوزج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے ساتھ ساتھ یہ مسلم معاشرے کو بھی برباد کرنے میں اپنی مثال نہیں رکھتے۔ ہمارے مذہب میں لباس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

حیا کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے اور شرم و حیا کی جھلک ہماری تہذیب و تمدن سے اُجاگر ہوتی ہے، جو قومیں اپنی تہذیبی اور تمدنی روایتوں کو چھوڑ کر غیر معاشرے کا سہارا لیتی ہیں۔ وہ دنیا میں مردہ تصور کی جاتی ہیں، ہمارے معاشرے اور تہذیب کی بقا اسلامی روایات سے وابستہ ہے۔

”لباس کا مقصد“

لباس کے دو اہم مقصد ہیں، جسمانی و اخلاقی، جسمانی یہ ہے کہ اپنے جسم کو سردی گرمی جیسی تکلیف دہ وباؤں سے بچایا جائے، اور اخلاقی یہ ہے کہ انسان کے بدن کے وہ حصے جن پر غیروں کی نظریں پڑیں انہیں چھپایا جائے، اسلام کے علاوہ کوئی اور دوسرا مذہب ایسا نہیں جس میں برہنگی کو معیوب سمجھا جاتا ہو۔ اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے ستر پوشی کو لازمی قرار دیا یہی نہیں بلکہ اسے شرم و حیا کا اہم حصہ قرار دیا گیا، اور شرم و حیا جزو ایمان ہیں۔ تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ ستر پوشی بھی ایمان کا جزو حصہ ہے، نیز ہمارے مذہب نے لباس کے معاملے میں مرد و عورت میں بھی ایک حد مقرر کی ہے، مرد کے لئے نائٹ سے لیکر گھٹنوں تک اور عورت کے لئے سر کے بالوں سے لے کر گھٹنوں اور گلوں تک، اس مقرر کردہ

حد میں جسمانی اور روحانی طور پر بہت سی خوبیاں اور محبتیں مخفی ہیں جو صاحب عقل سے مخفی نہیں۔

”احادیث سے لباس کی اہمیت“

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبھی شے نہ ہو کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں، جو بغیر درت برہنگی تم سے الگ ہو جاتے ہیں تو ان سے شرم کرو اور ان کا لحاظ رکھو۔
برہنگی کے وقت اتنا خیال ضرور کرو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اور تنہائی میں بھی تم شرم کو مد نظر رکھ کر ایسا لباس اختیار کرو جیسا کہ تم کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

ایک اور حدیث میں آپ کا ارشاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لباس ضرورت پوری کر دے اسی پر اکتفا کرو۔

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس“

تاجدارِ دو عالم محبوب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت اور موٹے کپڑے کی چادر پہن اور ازار اکثر حالتوں میں پہنتے تھے۔

۱۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کا ستھرا رکھنا اور کم پر راضی ہونا اللہ تعالیٰ

کو بہت پسند ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عامہ باندھتے پیرہن اور چادر مبارک کا دامن نصف پنڈلیوں تک کرتے۔ اور ارشاد فرمایا کہ تمہند کا وہ حصہ جو تختوں کے نیچے ہے وہ اگ ہے، مگر عورتوں کو لشکانا اور لمبا کرنا جائز ہے، نیز قمیص کا پہننا آپ کو زیادہ پسند تھا، آپ نے رومی جبہ تنگ آستین کا بھی پہننا ہے۔ اسی طرح آپ کبھی کالی کلتی بھی اوڑھا کرتے تھے اور آپ نے دو مونے بھی پہنے ہیں۔

(۲) یزید بن حبیب سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہمد سامنے سے لشکاتے تھے اور پیچھے سے اونچی رکھتے تھے، آپ نات سے نیچے تہمد باندھتے تھے مگر ناف کھلی رہتی تھی۔

(۳) انس ابن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر بکثرت سرے اوڑھا کرتے تھے، چادر کا کنارہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تیل والے کا کپڑا ہے۔

لباس کی عکس و ض

لباس ایسا پہننا چاہئے جو تقویٰ اور پرہیزگاری کا منشا ہو۔ اور ایسا لباس ہرگز استعمال نہ کیا جائے جس سے برہنگی کا اظہار ہو، جو قومیں اپنے لباس سے غفلت برتنی ہیں۔ وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ ہمارا مذہب ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ لباس میں سادگی کا عنصر ضروری ہے، ایسا لباس ہرگز نہ ہو جو شان و غرور ظاہر کرے یہی وجہ ہے کہ مردوں کو ریشم کے کپڑے پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ نیز اس بات سے

بھی باور کیا گیا ہے کہ گہرے رنگ اور چمک دمک والے کپڑے بھی نہ ہوں، اور عورتیں ایسا لباس نہ پہنیں جو غیروں کی توجہ کا مرکز بنے اور ایسا باریک لباس نہ اختیار کریں جو جسم کے حصوں کو نمایاں کرے۔

موجودہ دور میں لباس کا مقام

سب سے پہلے تو میں ایک حدیث کا خالہ دیتی ہوں جس میں آقا دو لہو لہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ اپنے مکانات اتنا بلند تعمیر کریں گے جو ان کی شان و شوکت فخر و تکبر کی علامت ہوگی اور لونڈیاں اپنے آقاؤں کو جھم دیں گی۔ مردوں کے دل عظمت قرآن اور عورتوں کی آنکھوں سے شرم و حیا ختم ہو جائیگی، حدیث نبوی کی روشنی سے موجودہ دور کے رسومات پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہم صرف نام کے مسلمان ہیں عینی زندگی میں اسلامی رسومات سے ہم دور رہ گئے۔ موجودہ دور کی بقیہ رسومات تو اپنی خیر پر اگر لباس پر بھی نظر ڈالیں تو سوائے مغربی تہذیب کے اور کچھ نہیں نظر آتا صرف اندھی تقلید ہے جو مسلمانوں کے ہر رسومات میں نمایاں نظر آتی ہے اور جسے مسلمان اپنا کر اپنا اعزاز اور فخر سمجھتے ہیں، ان حالات کے پیش نظر یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے، کہ کیا ہم ان فضولیات اور خرافات پر عمل پیرا ہو کر ایک اچھے معاشرے کو قائم کر سکتے ہیں۔

ملت اسلامیہ کے علمبرداروں سے میرے چند معروضات ہیں :

کیا ہمارے بزرگوں نے ملت اسلامیہ کو اپنے خون جگر سے اس لئے آبیار کیا تھا کہ ان کی نسلیں بے راہ روی کا شکار ہوں اور عورتیں ایسا لباس زیب تن

کریں جس سے جسم کا ہر حصہ نمایاں طور پر نظر آئے اور وہ بے پردہ و بے لکام
مرکبوں پر گھومتی نظر آئیں۔ ملت اسلامیہ کے پاس بناو نہایت اخفوس اور شرم
کی بات ہے، آپ کا یہ کردار اسلام کی صداقت اور سچائی پر کتنا اثر انداز ہوتا ہے
ذرا سوچا اور اپنے معاشرے پر نظر ڈالو شاید کہ تیرے دل میں اثر جاسے میری بات

”معیاری لباس“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا
کپڑا پہننے لگا۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

شہرت سے مراد تکبر کے طور پر اپنے کپڑوں کا پتیا کسی کے طرز کا لباس
پہننا جو اس کی شخصیت کے لئے موزوں نہیں ہے۔ موجودہ دور میں لوگ
لباس سے اس طرز غافل ہو گئے کہ گویا کہ وہ اسلامی تہذیب سے بالکل
بے بہرہ ہیں۔ لباس روزمرہ زندگی میں ایسا استعمال کرنا چاہیے جو ہمارے
مذہب نے ہمیں سکھایا ہے۔ فضولیات اور رسم و رواج سے پرہیز کرنا
چاہیے، ہم مسلمان عہد کریں کہ ہماری زندگی کا ہر شعبہ اسلامی تعلیمات
کا آئینہ دار ہوگا۔ آمین۔



خوبی

موجودہ دور کی اپنی حیثیت میں متغیر اور نادر کتاب

۷۸۶
۹۲

خوبی

موجودہ دور کی اپنی حیثیت میں متغیر اور نادر کتاب

پاکستان کی کالفرنس شائع ہو گئی

جس میں

- ۱۔ خدائی روحان علامہ سید احمد رضا صاحب کاظمی کا خطبہ استقبالیہ
- ۲۔ صاحبزادہ حاجی فضل کریم کا پیش کردہ مسئلہ پاکستان
- ۳۔ چالیس محنت از ہمارا کلام و مشائخ نظام کی تقریریں
- ۴۔ کانفرنس سے متعلق کی جانے والی ۱۸ بلاگ تقریریں
- ۵۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے قائدین کے بیرونی کے اسٹوٹے گزری
- ۶۔ کانفرنس کے لئے بننے والی مختلف کمیٹیوں میں شامل افراد کے اسٹوٹے گزری
- ۷۔ کانفرنس پر شہر کا ایک بلاگ کے اشتہار دینے والے ۶۵ اداروں کے نام
- ۸۔ کانفرنس سے متعلق دیگر جملہ اعداد و شمار
- ۹۔ کانفرنس کو ناکام بنانے والے کئی حیلوں پر مضمون
- ۱۰۔ کانفرنس کے بارے میں اہم بات کی رائے
- ۱۱۔ ایک خط و ہدایت پاکستان میں اس بات کے ہونے والی دیگر مسات کانفرنسوں کی تفصیل

آج

اپنی فوجت میں بحال کریں

آپ کے تعاون کا نتیجہ

سید عالم

ناظم نشر و اشاعت جہت اہلسنت گزری

۲۶۷۲

مکتبہ نبوی جہت اہلسنت جہت اہلسنت گزری
۱۶۷۲۔ وحید آباد گل پور کراچی۔ پاکستان

دنیاۓ اسلام میں اسلامی لٹریچر کی تیاری و تقسیم

کرنے والا ادارہ

تاجدار حرم پبلشنگ کمپنی

جس میں قرآن مجید سادہ و مترجم - پائے اور قاعدے کتب حدیث و تفسیر فقہ و تاریخ - انبیاء کرام - خلفاء راشدین، آئمہ اربعہ - اولیاء عظام - علماء کرام کی حیات و تعلیمات پر لٹریچر دستیاب ہے

تعمیل آڈر کی صورت

- اندرون مملکت بذریعہ وی پی
- بیرون مملکت بذریعہ ڈرافٹ

توسیل زر کا پتہ : اکاؤنٹ نمبر 3504 حبیب بینک لمیٹڈ
(گولیار براچ) کراچی پاکستان

دفتری پتہ : ۱۷۲ - وحید آباد - گلپنار کراچی
پاکستان

کتب خانہ کا پتہ : ایف ۲۲ سپر مارکیٹ یات آباد کراچی

تاجدار حرم پبلشنگ کمپنی کراچی پاکستان

تاجدار حرم پیشکش کی مکتوبات

نمبر شمار	مکتوبات	ہدیہ	نمبر شمار	مکتوبات	ہدیہ
۱-	اسلامی قاعدہ	۱/-	۲۳	میلاد نمبر ۱۳۰۳ھ	۱۵/-
۲	میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰/-	۲۴	شہنی کانفرنس	۵/-
۳	کتاب العقائد	۳/-	۲۵	مکمل پاکستان شہنی کانفرنس مجلد	۲۵/-
۴	میلاد منانا چاہئے	۱/۲۵	۲۶	پانچ سواری کی انٹرویوز	۶/-
۵	قرآن میں ۱۹ اور کائنات میں ۹۲ کا ہندسہ	۱/۲۵	۲۷	شاہ عبدالعلیم صدیقی اور جابج برناؤ شاہ	۱/۲۵
۶	نور محمدی کا مکتور	۱/۲۵	۲۸	شاہ احمد نورانی کی صدیقی سے گفتگو	۱/۲۵
۷	جشن ولادت کتب آسمانی کی روشنی میں	۱/۲۵	۲۹	پہلائی وی انٹرویو شاہ احمد نورانی	۳/۵۰
۸	حضور کی روحانی جسمانی ولادت	۱/۲۵	۳۰	دوسرا وی انٹرویو شاہ احمد نورانی	۲/۵۰
۹	سراپے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱/۲۵	۳۱	سرکار کا جسم بے سایہ	۳/۵۰
۱۰	حضور کی عسکری زندگی اور ہتھیار مبارک	۱/۲۵	۳۲	حق و باطل کو پہچاننا	۲/۵۰
۱۱	حضور کا لباس اور غذا مبارک	۱/۲۵	۳۳	تین نورانی راتیں	۲/۵۰
۱۲	حضور کی ازدواجی زندگی اور ازواج مطہرات	۱/۲۵	۳۴	اسلامی کہانیاں	۵/-
۱۳	حضور کی تجارتی زندگی	۱/۲۵	۳۵	شب برات	۲/۵۰
۱۴	کھانے پینے کا مسنون طریقہ	۱/۲۵	۳۶	اسلامی قانون مکمل	۱۵/-
۱۵	عرس کیا ہے؟	۴/-	۳۷	مکمل ہندوستانی کانفرنس	۳۷
۱۶	عورتوں کی نماز	۲/-	۳۸	میلاد مصطفیٰ کانفرنس رائے دہندہ	۳۸
۱۷	فاتحہ کا طریقہ و ثبوت	۲/۲۵	۳۹	نظام مصطفیٰ کانفرنس برمنگھم	۳۹
۱۸	تبلیغ جماعت کی نقاب کشائی	۱/۲۵	۴۰	حضور کا علیہ مبارک	۴۰
۱۹	وہابی تحریک شیعہ آبادی ہفت کا مفہوم	۲/۵۰	۴۱	حضور کی خصوصیات مبارکہ	۴۱
۲۰	میلاد نمبر ۱۳۰۰ھ	۱۵/-	۴۲	تحریک ختم نبوت اور مسلمان کی تعریف	۴۲
۲۱	میلاد نمبر ۱۳۰۱ھ	۱۵/-	۴۳	یا گارنٹین ملان شہنی کانفرنس	۴۳
۲۲	میلاد نمبر ۱۳۰۲ھ	۱۵/-	۴۴	جمعیت علماء پاکستان	۴۴

ملنے کا پتہ: F/23 سپر مارکیٹ لیاقت آباد کراچی پاکستان